عرب کا ادبی سماج: تاریخ کے آئینے میں

محمد رائد خاں

شائع: روزنامہ ممتاز، اسلام آباد-راولپنڈی بروز منگل تا ہفتہ 08-12 نومبر' 2022 اور روزنامہ شرافت بروز منگل 22 اگست' 2023

کسی بھی زبان کے ادب کی تاریخ کسی دوسری زبان میں بیان کرنا مشکل ہے' لیکن میں نے اِس مضمون میں کوشش کی ہے کہ میں عربی زبان کے ادب کو اردو میں بیان کرنے کی کوشش کروں، ایک حد تک میں کامیاب ہوگیا ہوں کیونکہ میں نے دورِ جاہلیت سے لیکر موجودہ دور تک عربی ادب کی تاریخ کو اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کردیا ہے' اس مضمون کو لکھنے کے لیے بیشتر مضامین اور کتابوں کی مدد لی گئی ہے میں اُن سب مصنفین و مولفین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں کہ کسی بھی زبان کے ادب کی تاریخ کسی دوسری زبان میں لکھنا مشکل ہے' لیکن عربی جیسی فصیح و بلیغ زبان کو سمجھنا اور اُس کے گہرے سمندر کی مانند ادب کو مرتب کرنا اور پھر بیان کرنا بہت دقت انگیز کام ہے اور بظاہر یہ کام ناممکن نظر آتا ہے۔ عربی ادب کی تاریخ ایک ایسی قوم کی سوانح ہے کہ جس نے دنیا کے مستقبل کو بہت حد تک ایک رُخ پر متعین کردیا' اِس مضمون میں عربی ادب کے ہر دور کا ذکر موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہر پڑھنے والا بیشک کہ وہ عربی زبان سے واقف ہو یا نہیں وہ عربی ادب سے کچھ حد تک واقف ضرور ہو جائے گا۔ عربی ادب بہت پھیلا ہوا مضمون ہے اس مضمون میں کافی ابعاد ہیں جنہیں بیک وقت کسی مقالہ کی شکل دینا ممکن نہیں ہے' اِس ادبی تاریخ کو جتنا مختصر کیا جا سکتا تھا میں نے اُسے اُتنا کردیا ہے' مجھے امید ہے کہ محترم قاری کو یہ مضمون پسند آئے گا۔

ہر قوم کے ادب کا اُسکی سیاسی و سماجی حالات و تاریخ سے ایک گہرا اور واضح تعلق ہوتا ہے' ایک قوم کا ادب اور اُسکی سیاسی و سماجی تاریخ ایک دوسرے سے باہم ملی جلی ہوتی ہیں گویا یہ دونوں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ادبی حالات میں تغیر و تبدل پہلے واقع ہوتا ہے اور یہی تبدیلی سیاسی اور اجتماعی حالات پر اثر انداز ہوتی ہے' چناچہ کوئی بھی سیاسی انقلاب یا اجتماعی بیداری ہو' اس سے پہلے ہمیشہ ایک فکری انقلاب واقع ہوتا ہے' جو شعراء اور خطباء کے کلام میں اور اہلِ قلم کی تحریروں سے ہی ظاہر ہوتا ہے اور پھر وہ آگے کی بڑھ اور پھیل کر عوام تک پہنچتا ہے۔ مؤرخین نے عربی ادب کی تاریخ کو پانچ ادوار میں منقسم یا ہے' یعنی اُنہوں نے دورِ بنو عباس اور اندلسی دور کو تاریخ میں متوازی ہونے کی سبب سے ایک ہی دور قرار دیا ہے' لیکن میں نے وضاحت اور آسانی کے لیے اندلسی دور کو علیحدہ کردیا ہے اور اُسے عربی ادب کے انحطاط کے دو ادوار یعنی فاطمی اور ترکی دور کے ساتھ جوڑدیا ہے۔

دورِ جاہلیت

دورِ جاہلیت کا آغاز پانچویں صدی عیسوی کے وسط سے شروع ہوتا ہے کہ جب عدنانی قبائل یمن کے قحطانیوں سے آزاد ہوئے تھے'اِس دور کا اختتام ۶۱۰ء حضرت محمدؐ کی بعثتِ باسعادت اور ظہورِ اسلام کے بعد سے ہوتا ہے۔دورِ جاہلیت میں سات بڑے شعراء نمایاں ہیں جنہیں سبع معلقات(درِ کعبہ پر آویزاں کی گئی سات بڑے نظموں)کے شعراء کہا جاتا ہے'جن کے نام یہ ہیں:امرؤ القیس 'طرفہ' زہیرابن ابی سلمیٰ' لبید' عمرو بن کلثوم' حارث بن حلزہ اور عنترہ بن شداد'اِن شعراء کے علاوہ اِس دور کے پہلی صف کے شعراء میں نابغہ ذبیانی'اعشیٰ اور شنفریٰ بھی شامل ہیں'اِن سب شعراء کا شمار جاہلی شعراء میں ہوتا ہے۔شاعری کے علاوہ اِس دور میں کچھ ایسے بلند پایہ خطیب بھی پیدا ہوئے جنہوں نے عربی نثر کے اعلیٰ نمونے پش کیے'اِن خطباء میں قس بن ساعدہ الایادی اور عمرو بن یکرب زبیدی شامل ہیں اور یہ ہی زیادہ مشہور بھی ہیں۔

ظہورِ اسلام اور دورِ بنو امیہ

یہ دور ۶۱۰ء میں آپ ؐ کی بعثت سے لیکر۷۴۹ء میں عباسی حکومت کے قیام پر اختتام پذیر ہوتا ہے'اِس دور میں وہ شعراء بھی شامل ہیں جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا اور دیکھا ہے'جنہیں "مخضرم" کہا جاتا ہے'اِن شعراء میں نعتیہ شاعر کعب بن زھیر'مشہور مرثیہ گو شاعرہ خنساء'دربارِ نبوت کے شاعر حسانؓ ابن ثابت اور مشہور ہجو گو حُطیئہ زیادہ نمایاں ہیں۔اسلامی دور میں عشقیہ شاعری کو رواج حاصل ہوااور اِس شاعری کے دو نمائندے جمیل اور عمر بن ابی ربیعہ بہت نمایا ں رہے اور جب بنو امیہ کا دور آیا تو اُس میں ایک تو سیاسی اور مناسباتی شاعری نے فروغ پایا اور دوسرا یہ کہ قدیم شاعری کے سارے متنوع موضوعات مثلاً مدح 'فخر'ہجو'مرثیہ اور وصف میں بہت شاندار اور جاندار شاعری ہونے لگی'اور اکابر شعراء کے درمیان ہجو گوئی میں بڑے بڑے مقابلے و معارکے دیکھنے میں آئے'اِس زمانے کے شعراء میں اخطل 'فرزدق'اور جریر شامل ہیں'اِن سب شعراء نے اپنے اپنے فن میں بہت اعلیٰ نمونےپیش کیے۔عربی ادب کے اِس تاریخی دور میں بہت جلیل القدر خطباء سامنے آئے لیکن حضرت محمدؐ کی خطابت اور شعلہ بیانی کا مقام سب سے افضل و ارفع ہے'آپؐ کے بعد حضرت عمر ابن خطابؓ اور پھر حضرت علی بن ابی طالبؓ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں'اِن حضرات کے علاوہ سحبان وائل 'زیاد بن ابیہ اور اموی گورنر حجاج ابن یوسف نے خطابت میں بہت اعلیٰ معیار پیش کیا'اسی زمانے میں بہت سے لوگوں نے خلفاء اور بادشاہوں کے لیے کاتب(سیکرٹری)کا انجام دیا اور اِس میں بڑی شہرت پائی چناچہ عبدالحمید الکاتب بطور میر منشی کے بہت نمایاں رہے'اِس کے علاوہ عاملوں کے لیے خلفاء و باشاہوں کےپند و نصائح اور ان کے نام جاری کردہ مکاتیب اور ہدایت ناموں نے بھی عربی نثر کا بہت عمدہ نمونہ پیش کیا۔

دورِ بنو عباس

دورِ عباسی ایک طویل دور ہے جو عباسی حکومت کے قیام سے شروع ہو کر تاتاریوں کے ہاتھوں اِس کے زوال پر ختم ہوتا ہے'اِسی دور کے متوازی اندلسی دور ہے جس کا زمانہ آٹھویں صدی عیسوی سے لے کر پندرھویں صدی عیسوی تک ہے'عباسی دور میں بہت بڑے اور نامور شعراءپیدا ہوئے ہیں اِن میں بشار بن بُرد'ابو العتاہیہ'ابو نواس'ابن الرومی'ابن المعتز'ابو تمام' بحتری'متنبّی اور ابو العلاء معری نمایاں ہیں'میرے نذدیک ابو العلاء معری کی دانشورانہ و فلسفیانہ شاعری بہت بلند پایہ اور عرب شاعری کا بہت اونچا نمونہ ہے'میں اُن کے کچھ اشعار یہاں نقل کر رہا ہوں

یرتجی النائس ان یقوم امامٌ

ناطقٌ فی الکتیبہ الخرساء

کذب الظنّ لا امام سوی العقل

مشیراًفی صبحہ والمساء

ترجمہ: لوگ اِس انتظار میں ہیں کہ کوئی امام آئے گا جو امتِ بے زبان کے درمیان سے اُٹھ کر حق کا بول بالا کرے گا'یہ لوگ جھوٹے گمان میں ہیں'اِس لیے کہ عقل کے سوا کوئی امام نہیں ہے جو انسان کی صبح و شام کی رہنمائی کرے۔

عربی ادب کے اِس دور میں عربی نثر نے ارتقاء و ترقی کی اہم منزلیں طے کیں اور ادب میں اُسے بہت فروغ حاصل ہوا'عربی نثر کی اصناف(مقالہ، رسائل، مواعظ، بحث و نقد اور تدوین) میں ابن المقفع(مترجم کلیلہ و دمنہ)'جاحظ'ابن العمید'صاحب ابن عبّاد'خوارزمی'بدیع الزمان'ہمذانی'حریری اور القاضی الفاضل نے قابلِ قدر کام کیا اور عربی نثر کو اوجِ کمال تک پہنچادیا'اِن کے علاوہ اِس دور میں ادبی و شرعی علوم میں بہت بڑے بڑے نام سامنے آئے مثلاً نحو میں سیبویہ، لغت میں الخلیل ابن احمد، تاریخ میں ابن الاثیر، حدیث میں امام بخاری اور امام مسلم نیز فقہ میں چاروں امام:امام مالکؒ ابن انس ،امام احمدؒ ابن حنبل' امام شافعیؒ اور امام نعمان ابن ثابتؒ ابوحنیفہ۔اِسی دور میں حکایات اور مقامات کو بھی فروغ حاصل ہوا'چناچہ کلیلہ ودمنہ' الف لیلہ و لیلہ اور مقاماتِ ہمذانی اِس دور کی تصنیفات ہیں۔

اندلسی ،فاطمی اور ترک دور

یہ زمانہ اندلس میں اموی حکومت کے قیام (٦٥٧)سے شروع ہو کر'فاطمی اور ترکی دور سے ہوتا ہوا'احیائے جدید کے دور ١٠٨١ءتک آتا ہے'اندلس میں عربوں کی اموی حکومت عبدالرحمٰن الداخل کے غلبے سے شروع ہوتی ہے'عربوں کے لیے اندلس کی سرزمین'وہاں کی آب وہوا'وہاں کے قدرتی مناظر اور سبزہ ایک بلکل نئی چیز تھی'اندلس کی اِن خصوصیات نے عربوں کو بہت متاثر کیا اور جب اُنہیں

اِس نئی دنیا میں امن و سکون نصیب ہوا تو وہ شاعری کی طرف مائل ہوئے'اندلس کی شاعری میں ایک نیا ذائقہ اور کچھ مختلف طرزِ اظہار دیکھا جا سکتا ہے'اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اندلس میں عربوں کی موجودگی کے ساتھ سو سالوں سے بھی زیادہ عرصے میں نہ صرف بہت اچھے شعراء بلکہ مایہئ نازنثر نگار'علماء اور فلاسفہ بھی پیدا ہوئے ہیں۔اندلس کے شعراء میں ابن عبدربہٗ'ابن ہانی اندلسی، ابن زیدون، ابن خفاجہ، اور لسان الدین الخطیب شعر و ادب کے افق پر نمایاں ہیں۔

اندلسی دور کے دو سو سال بعد اور اُس کے متوازی پہلے فاطمی دور آیا پھر ایوبی آئے اور اُن کے بعد ممالیک اور سلاطین بنی عثمان(ترکوں)نے اسلامی مملکت کی باگ دوڑ سنبھالی'یہ آخری دور جس میں ممالیک اور ترک برسرِ اقتدار رہے'یہ دور پانچ سو برس پر محیط ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ یہ دور عربی ادب کی تاریخ کا سب سے ویران دور ہے'اِسی دور میں عربی ادب انحطاط سے دوچار ہوا'اِس سارے عرصے میں کوئی ایک شاعر ایسا نظر نہیں آتا جسے ہم دورِ عباس کے شعراء کے مدِ مقابل لا سکیں البتہ اِس زمانے میں تصنیف و تالیف' سیرت و سوانح، ادبی روایات ، لغت نویسی ،تاریخ نگاری اور فلسفۂ تاریخ میں بہت عمدہ کام ہوا ہے مثلاً وفیات الاعیان(ابن خلکان)'صبحالاعشیٰ(قلقشندی)'القاموس المحیط(فیروز آبادی)یہ اسی دور کی مایہ ناز تصانیف ہیں۔عربی زبان کی سب سے بڑی لغت ''لسان العرب'' بھی اِسی دور میں مرتب ہوئی تھی ،تاریخ نویسی میں ابوالفداء اور ابن خلدون اسی زمانے میں پیدا ہوئے ہیں'ابن خلدون نے فلسفۂ تاریخ میں اپنا شہرہ آفاق ''مقدمہ''لکھا نیز عربی علم و ادب اور سوانح کے بڑے مجموعے اسی زمانے میں لکھے گئے'اِس دور کے شعراء میں ابن الفارض'بوصیری اور صفی الدین حلّی زیادہ معروف ہیں۔

دورِ جدید

یہ دور مصر پر محمد علی پاشا کے غلبے(۱۰۸۱)سے شروع ہو کر اب تک چل رہا ہے'اِس دور میں عربی ادب اپنے طویل دورِ انحطاط سے نکل کر باہر آیا اور بدلے ہوئے حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوگیا اور یوں مغربی ادبیات کے اثر سے اِس میں زبان وبیان کے نئے اسالیب پیدا ہوئے مثلاً مغربی ادب کی اصناف:افسانہ'ڈراما اور ناول میں پہلی بار عربی زبان میں تخلیقات کی گئیں۔اِس دور کے آغاز کو دو سو سال گزر چکے ہیں اور اِس میں طبقہ اولیٰ کے شعراء کی تعداد بہت زیادہ ہے کہ جن کا یہاں پر احاطہ نہیں کیا جاسکتاتاہم اِس دور کے الشعراء میں احمد شوق،حافظ ابراہیم، خلیل مطران اور ادباء میں طٰہٰ حسین'احمد حسن الزیّات'عباس محمودالعقاد'محمد حسین ہیکل'توفیق الحکیم'نجیب محفوظ، جبران خلیل جبران اور طیب صالح وہ چند نام ہیں جو نمونے کے طور پر لیے جاسکتے ہیں۔اِس دور کی آخری صدی میں عربی شاعری میں مزاحمت کی وہ لہر دیکھنے میں آتی ہے جو فلسطین کے المیے کا نتیجہ ہے اور اِس میں محمود درویش، سمیح القاسم اور نزار قبانی کے نام بہت معروف ہیں۔

یہ تو ایک ناکمال سا خاکہ ہے جس میں نے کچھ رنگ بھرنے کی کوشش کی ہے وگرنہ عربی ادب کی تاریخ پر نکتہ چینی کی جائے تو ہر دور پر ہی ایک مستقل کتاب قلم بند کی جاسکتی ہے، اور عربی ادب اور اسکی تاریخ پر ایک دفتر تیار کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وقت اوقات و محدود وسائل کی بنا پر ایسا کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے صرف اسی مضمون میں ایک تصویر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جو میرے نزدیک عربوں کے ذہنوں کو سمجھنے کی جانب ایک چھوٹا سا قدم ہے، جسے سراہا جانا چاہیے۔ بہرحال، دور جدید کے حوالے سے بھی میں نے زیادہ بحث نہیں کی ہے لیکن ایسا کرنا ممکن بھی نہیں تھا کیونکہ عربی ادب کا دور جدید ایک الگ مضمون کا متقاضی ہے جسے سرسری ادبی خاکے میں ٹھوس دینا قطعاً لائق تقلید نہیں ہے، اسی غرض سے میں نے دورِ جدید پر سوائے چند سطروں کے زیادہ لکھنا مناسب نہیں سمجھا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ قاری میری مجبوریوں کو سمجھیں گے۔

(ختم شد)